بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے خطاب مجدد الف آخر
نیز پیشگوئی قدرت ثانیہ کی تشریح خود آپکی اپنی تحریرات کی روشنی میں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا:

''یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی'' (روحانی خزائن جلد ۲۰۔ ص ۲۰۸)

اس دعویٰ کی بناء پر بعض احمدی یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آئندہ آنے والی صدیوں میں تا قیامت مجدّ دین نازل نہیں ہوا کریں گے۔ یہ استدلال صریحاً قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے اور ویسے ہی باطل ہے جیسا کہ غیر احمدی مسلمان نبی پاک ﷺ کے نبی آخرالزمان اور خاتم النبیّن ہونے کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ایسا خیال اور عقیدہ رکھنے والے احمدیوں پر حیرانگی اور افسوس ہوتا ہے کہ کیوں وہ دوہرا معیار اپناتے ہیں جبکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو اُمتی نبی مانتے ہیں مگر آئندہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے انعام تجدیدی خلافت کا دروازہ بند سمجھتے ہیں۔

حضور نے مجدد الف آخر ہونے کا دعویٰ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو کیا تھا جیسا کہ آپ کے لیکچر سیالکوٹ میں درج ہے اسکے بعد آپ کے مندرجہ ذیل فرمودات پر غور فرمائیں۔

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کے استفسار کے جواب میں فرمایا:

''اس میں کیا حرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدّد آوے۔ حضرت موسیٰ کی نبوت ختم ہو چکی تھی اس لئے مسیح علیہ السلام پر آپ کے خلفاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا سلسلہ قیامت تک ہے اس لئے اس میں قیامت تک ہی مجددین آتے رہیں گے''۔

(ملفوظات جلد ۴۔ ص ۴۵۲)

پھر مورخہ یکم مئی ۱۹۰۸ء کو فرمایا:

''خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے'' (ملفوظات جلد ۵۔ ص ۵۵۱)

مندرجہ بالا فرمودات حکم وعدل حضرت مسیح موعود مجدد الف آخر سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ آپ کے بعد بھی تا قیامت اللہ تعالیٰ کے مامور، مرسل اور مجدد منجانب اللہ نازل ہوتے رہیں گے مگر یہ انعام الٰہی صرف اُن لوگوں کے لئے ہی ہو سکتا ہے جو آپ پر ایمان لائیں اور دل وجان سے آپکی اطاعت کریں جیسا کہ آپ نے فرمایا

''میں خاتم الاولیاء ہوں، میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا'' (روحانی خزائن جلد ۱۶۔ ص ۶۹-۷۰)

قدرت ثانیہ:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''خلیفہ کا معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے، نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں۔ اُنہیں خلیفہ کہتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد۲۔ ص۶۶۶)

اسمیں کوئی شک نہیں کہ اصطلاح ''قدرت ثانیہ'' سے مُراد روحانی خلافت ہی ہے جو کہ تجدید دین کرے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ یعنی عُلوم لدُنّیہ و آیات سماویہ کے ساتھ''

(روحانی خزائن جلد۳، ص۱۷۹)

چنانچہ نبی پاک ﷺ کی وفات کے بعد جب سخت ابتلاء اور زلزلہ اُمت پر آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے تائید دین کی اور اسلام کو نابود ہونے سے بچالیا جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نون نبی اللہ نے بنی اسرائیل کو سنبھالا دیا۔ چنانچہ دین اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ سورہ نور کی آئت استخلاف کے وعدہ کے مطابق سیدنا حضرت ابوبکرؓ ظہور پذیر ہوئے جیسا کہ حضرت یُوشع بن نون علیہ السلام سلسلہ مُوسویہ میں حضرت موسیٰ کے بعد پہلے خلیفہ ہوئے تھے۔ مزید حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسرائیلی شریعت کے زندہ کرنے کے لئے مسیح چودھویں صدی کا مجدد تھا'' (روحانی خزائن جلد۱۵۔ ص۲۹)

نیز یہ کہ

''اسلام کا تیرھواں خلیفہ جو چودھویں صدی کے سر پر ہونا چاہیئے جس کا نام مسیح موعود ہے'' (روحانی خزائن جلد۱۷۔ ص۱۹۳)

بنا بریں یہ بات ثابت ہوگئی کہ اسلامی اصطلاح میں جو پاک وجود دین اسلام کی بوقت ضرورت اصلاح اور تر وتازگی کی بحالی کیلئے من جانب اللہ مامور کیئے جاویں خصوصاً ہر صدی کے سر پر وہی حقیقی اور رُوحانی خلیفے ہیں اور اُنہیں کا وعدہ قدرت ثانیہ میں ہے۔

روحانی خلافت اور مجددیت کا ایک ہی مفہوم اور غرض ہے جو کہ سنت اللہ کے مطابق تا قیامت آسمان سے نازل ہوتی رہے گی۔ اگر کسی کو وہم ہو کہ قدرت ثانیہ سے مراد صدی پر نازل ہونے والے مجدد دین نہیں تو وہ **اُن خلفاء کے نام بتائیں جو اُن کے خیال میں حضرت ابوبکرؓ اور مسیح موعودؑ کے درمیان آئے۔**

سیدنا حضرت مولانا نورالدینؓ نے قدرت ثانیہ کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں یوں فرمایا:

''جب کسی قوم کا مورث اعلیٰ اپنا کام پورا کرتا ہے تو اُسکے کسی کام کے سرانجام دینے کے واسطے قدرت کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا ظہور رسول کریم کے زمانے میں ہوگیا مگر آپ کے بعد آپ کے خلفاء نواب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا وہ سب قدرت ثانیہ تھے۔ قدرت ثانیہ کی حد بندی نہیں ہوسکتی جب کوئی قوم کسی قدر کمزور ہو جاتی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اُسکی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرت ثانیہ بھیجتا رہتا ہے'' (بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء)

جو مامور من اللہ تو نہ ہوں مگر اُن کو افراد قوم انتظام اور تنظیم کیلئے اپنا امام چن لیں وہ صرف ظاہری خلفاء کہلاتے ہیں اگر وہ شریعت پر عامل ہوں اور اگر شریعت کے خلاف

چلیں تو فاسق خلفاء ہوں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''فاسقوں کی بادشاہت اور حکومت بطور ابتلاء کے ہے نہ کہ بطور اصطفاء کے اور خدا تعالیٰ کے حقانی خلیفے خواہ وہ روحانی خلیفے ہوں یا ظاہری وہی لوگ ہیں جو مُتقی اور ایماندار اور نیکوکار ہیں'' (روحانی خزائن جلد ۶۔ ص ۳۳۳۔۳۳۴)

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان بطور یاد دہانی درج ذیل ہے۔ فرمایا:

''مجدّدوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیا کی ضرورت پیش آتی رہی ہے''۔

(روحانی خزائن۔ جلد ۶۔ ص ۳۴۰)

لہٰذا یہ ثابت ہو گیا کہ حضور علیہ السلام کے مجدد الف آخر ہونے سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ آپ کے بعد آئندہ سلسلہ مجددین، مامورین بند ہو گیا ہے بلکہ تا قیامت جاری رہے گا اور یہی مطلوب تھا۔ فلحمد للہ وما توفیقی الا باللہ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

---------------------------------------تمت---------------------------------------